ایک دستاویز میں ہزاروں صفحوں مدلل مواد اور ثبوتوں کے ساتھ ’سانحۂ لاہور‘ کی تحقیقی رپورٹ

(مقدمہ/ابتدائی مراحل)

ہفتہ، ۱۴ مئی ۱۹۷۱ء کی سہ پہر کو لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والا واقعہ بظاہر ایک معمولی ہنگامہ دکھائی دیتا ہے۔ چند منٹ کی تاخیر، ایک ٹرین کا پلیٹ فارم بدلنا، اور چند سو مسافروں کا آپس میں الجھ جانا۔ مگر اس دن جو کچھ ہوا اور اگلے روز جو کچھ دہرایا گیا، وہ اتنا سادہ نہیں رہا۔ اس رپورٹ میں اسی واقعے کو ایک مکمل تحقیقی دستاویز کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۲ مئی سے ۲۰ جون تک کے ریکارڈ، گواہوں کے بیانات، ریلوے کے اندرونی خطوط اور مقامی اخبارات کے تراشوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والا خود فیصلہ کر سکے کہ ہوا کیا تھا، کس نے کیا کہا اور کس بات کو دبایا گیا۔

رپورٹ کا ابتدائی حصہ ۳۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں واقعے کا وقت وار وار بیان کیا گیا ہے۔ ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر ٹرین نمبر ۱۷ کو پلیٹ فارم ۴ سے ہٹا کر ۶ پر لگایا گیا۔ اعلان میں غلطی ہوئی اور مسافر ایک ہی وقت میں دونوں پلیٹ فارموں کی طرف بھاگے۔ ۴ بج کر ۱۰ منٹ پر پہلا دھکا دیا گیا۔ ۴ بج کر ۲۵ منٹ پر پولیس آئی۔ ۵ بج کر ۵ منٹ پر ٹرین روانہ ہوئی۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ سلسلہ محض ۲۵ منٹ کا تھا مگر اس کے اثرات اگلے دو دن تک ریلوے کے نظام پر رہے۔ ۱۴ زخمیوں کا ذکر ہے، جن میں ۳ کو ہسپتال داخل کرنا پڑا۔ کسی کی موت کا ذکر نہیں، مگر یہ بھی لکھا ہے کہ ایک بزرگ مسافر کا چشمہ گم ہو گیا اور وہ دو دن بعد اسٹیشن پر ہی ملا۔

گواہوں کے بیانات میں اختلاف صاف دکھائی دیتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر کا کہنا ہے کہ اعلان درست تھا اور مسافر جان بوجھ کر بھاگے۔ دوسری طرف ۷ گواہوں نے کہا کہ اعلان اتنا دیر سے ہوا کہ کسی کو سمجھ نہیں آیا۔ ایک قلی نے بتایا کہ اس کے سر پر چوٹ آئی اور اس کا ٹکٹ گم ہو گیا۔ رپورٹ ان بیانات کو الگ الگ درج کرتی ہے اور آخر میں ایک جدول میں ان کا موازنہ کرتی ہے۔ یہ جدول ۶ صفحات پر ہے اور پڑھنے والے کے لیے سب سے زیادہ کام کا حصہ یہی ہے۔

رپورٹ میں ریلوے کے اندرونی خطوط بھی شامل ہیں۔ ایک خط میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نے لکھا ہے کہ اعلان کا نظام پرانا ہے اور اسے بدلنے کی تجویز ۲۰۱۹ء سے زیر غور ہے۔ دوسرا خط ۱۵ دن بعد لکھا گیا اور کہتا ہے کہ فی الحال کچھ نہیں کیا جائے گا۔ رپورٹ یہ سوال اٹھاتی ہے کہ اگر تجویز برسوں پرانی تھی تو حادثہ کیوں نہ روکا گیا۔ یہ سوال براہِ راست نہیں پوچھا گیا، مگر خطوط کی ترتیب سے صاف نظر آتا ہے۔

آخر میں ۱۲ سفارشات دی گئی ہیں۔ پہلی سفارش اعلان کے نظام کو فوراً بدلنے کی ہے۔ دوسری سفارش ہر بڑے اسٹیشن پر ۲ اضافی اہلکار رکھنے کی ہے۔ تیسری سفارش زخمیوں کو معاوضہ دینے کی ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ رقم ۵ دن کے اندر دی جائے تو اچھا ہے، ورنہ اگلے مہینے تک ٹل جاتی ہے۔ آخری سفارش یہ ہے کہ واقعے کی ویڈیو محفوظ رکھی جائے اور کسی کو مٹانے نہ دیا جائے۔ یہ سفارش اس لیے اہم ہے کہ اس دن ایک مسافر نے ویڈیو بنائی تھی اور اگلے دن اس کا کیمرہ غائب ہو گیا۔

رپورٹ کا آخری حصہ ۴ صفحات پر ہے اور اس میں ۹ گواہوں کے نام درج ہیں۔ ان میں ۳ ریلوے کے ملازم ہیں، ۴ مسافر ہیں اور ۲ ریلوے پولیس کے اہلکار ہیں۔ نام پورے لکھے گئے ہیں اور ساتھ میں عمر اور پتا بھی درج ہے۔ یہ فیصلہ رپورٹ کے مرتب کرنے والوں نے کیا ہے تاکہ کسی کو بعد میں یہ کہنا نہ پڑے کہ ہم سے پوچھا ہی نہیں گیا۔